Dr. Rizwana Perween

R.N college Haji pur Vaishali

B.A Part - II

Paper - 3

Topic:- Shahzade ke kothe per sone or pari ke urale jane ki Dastan.

Date - 03-10-2020

Time - 4-4:50 P.M

داستان شاہزادے کے کوٹھے پر سونے کی
اور پری کے اُڑا لے جانے کی

شتابی سے اُٹھ ساقیٔ سیم بر — کہ چاروں طرف ماہ ہے جلوہ گر
بلوریں گلابی میں دے بھر کے جام — کہ آیا بلندی پہ ماہِ تمام
جوانی کہاں اور کہاں پھر یہ دن — مثل ہے کہ ہے چاندنی چار دن
اگر لے کے دینے میں کچھ دیر ہے — تو پھر جانیو یہ کہ اندھیر ہے
وہ سونے کا جو تھا جڑاؤ پلنگ — کہ سیمیں تنوں کو ہو جس میں اُمنگ
سراسر زری باف کے ادوچے — کہ تھے رشک آئینۂ صاف کے
بچھی چادر اِک اُس پہ شبنم کی صاف — کہ ہو چاندنی جس صفا کی غلاف
کسے اس پہ کس نے وہ مقیش کے — کہ جھبوں میں تھے جس کے موتی لگے
دھرے اُس پہ تکیے کئی نرم نرم — کہ مخمل کو ہو جس کے دیکھے سے شرم
کہاں تک کوئی ان کی خوبی کو پائے — جسے دیکھ آنکھوں کو آرام آئے
وہ گل تکیے اُس کے جو تھے رشکِ ماہ — کہ ہر وجہ تھی اُن کی خوبی میں راہ
کبھی نیند میں جب کہ ہوتا تھا وہ — تو رُخسار رکھ اُس پہ سوتا تھا وہ
چھپانے سے ہوتا نہ حُسن اُس کا ماند — دیئے تھے لگا اُس کے مکھڑے کو چاند
ہوئی دونوں کے حُسن کی ایک جوت — کہ جیسے ہوں دو چشموں کے ایک سوت
زبس نیند میں تھا جو وہ ہو رہا — بچھونے پہ آتے ہی وہ سو رہا
وہ سویا جو اس آن سے بے نظیر — رہا پاسباں اس کا بدرِ منیر
ہوا اس کے سونے پہ عاشق جو ماہ — لگا دی اِدھر اُس نے اپنی نگاہ

وہ مہ اس کے کوٹھے کا ہالہ ہوا — غرض واں کا عالم دو بالا ہوا
وہ پھولوں کی خوشبو وہ ستھرا پلنگ — جوانی کی نیند اور وہ سونے کا رنگ
جہاں تک کہ چوکی کے تھے باری دار — ہوا جو چلی سو گئے ایک بار
غرض سب کو واں عالمِ خواب تھا — مگر جاگتا ایک مہتاب تھا
قضا را ہوا اِک پری کا گذر — پڑی شاہزادے پہ اُس کی نظر
بھبھوکا سا دیکھا جو اس کا بدن — جلا آتشِ عشق سے اس کا تن
ہوئی لاکھ جی سے وہ اس پر نثار — وہ تخت اپنا لائی ہوا سے اُتار
جو دیکھا تو عالم عجب ہے یہاں — منور ہے سارا زمیں آسماں
دوپٹے کو اُس مہ کے مُنھ سے اُٹھا — دیا گال سے گال اپنا ملا
اگرچہ ہوئی تھی زیادہ ہوس — ولیکن حیا نے کہا اُس کو بس
مے عشق میں پھر یہ سوجھی ترنگ — کہ لے چلیے اس کا امانت پلنگ
محبت کی آئی جو دل میں ہوا — وہاں سے اُسے لے اُڑی دل رُبا
ہوا جب زمیں سے وہ شعلہ بلند — ہوا میں ستارہ سا چمکا دو چند
شب مہ میں وہ یوں زمیں سے اُٹھا — چلے شیر جس طرح سے جوش کھا
جلے رشک سے اُس کے شمع و چراغ — کہ اُس مہ کا پہنچا فلک پر دماغ
غرض لے گئی آن کی آن میں — اُڑا کر وہ اُس کو پرستان میں

کبھی خوش ہے دل اور کبھی دردمند
زمانے کی جیسی ہے پست و بلند